Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.:publicrelation.ncpul@gmail.com
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Human Resource Development
Government of India

فروغ اردو بھون
Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated: 18/03/2017

اردو پوری دنیا میں رابطے کی سب سے بڑی زبان ہے: پروفیسر رتن لال ہانگلو

ہندوستان میں اگر مسلمان نہ بھی آتے تب بھی اردو زندہ رہتی: شین اختر

اردو تا قیامت زندہ رہنے والی زبان ہے: ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی

قومی اردو کونسل کی چوتھی عالمی اردو کانفرنس کا دوسرا دن

نئی دہلی۔ اردو زبان پوری دنیا میں رابطے کی سب سے بڑی زبان ہے۔ اسی زبان نے پورے ملک کو جوڑ رکھا ہے۔ قومی اردو کونسل قابل ستائش ہے کہ اس نے نہایت اہم موضوع ہندوستان اور بیرونی ممالک میں اردو زبان کے منظرنامے پر اس عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ ان خیالات کا اظہار الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر رتن لال ہانگلو نے قومی اردو کونسل کی عالمی اردو کانفرنس کے دوسرے دن صدارتی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور اردو زبان کی ترقی کا دور ہے اور ہمیں نئی تحقیق کے ساتھ ساتھ علاقائی تاریخ اور ادب پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ کانفرنس کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں سب سے پہلا مقالہ جرمنی سے تشریف لائے ڈاکٹر دویہ راج امیا نے پیش کیا۔ ان کے علاوہ دہلی یونیورسٹی کے ڈاکٹر ساجد حسین، ڈاکٹر فرزانہ اعظم لطفی (ایران)، ڈاکٹر ہاجرہ بانو (مہاراشٹر)، جناب فہیم اختر (برطانیہ)، ڈاکٹر مشتاق احمد (دربھنگہ) اور پروفیسر نعمان خان (بھوپال) نے اپنے مقالے پیش کیے۔ اس اجلاس کی مجلس صدارت میں پروفیسر ہانگلو کے علاوہ رانچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر شین اختر، دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر چندر شیکھر، پروفیسر زماں آزردہ (کشمیر)، پروفیسر حبیب نثار (حیدرآباد) اور غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر رضا حیدر شامل تھے۔ پروفیسر شین اختر نے کہا کہ ہندوستان میں اگر مسلمان نہ بھی آتے تب بھی اردو زبان زندہ رہتی۔ یہ زبان اسلامی، ایرانی، ہندی اور دیگر تہذیبوں کے میل جول سے بنی تھی۔ نظامت ڈاکٹر اشفاق عارفی نے اپنے خوبصورت انداز میں انجام دی۔

عالمی کانفرنس کے دوسرے دن کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر ارتضیٰ کریم نے ملک اور بیرون ملک سے تشریف لائے سبھی مہمانوں کا استقبال کیا۔ سیمینار کے پہلے اجلاس کا آغاز جناب فیروز بخت احمد کے مقالے سے ہوا۔ اس اجلاس میں ماریشس کی تاشیانہ شمتالی، ترکی کے جناب سائی ناتھ وتھال چاپلے، ماریشس کے جناب آصف علی عادل نے مقالے پڑھے۔ اس سیمینار کی صدارت پروفیسر ناشر نقوی، جناب مشتاق احمد نوری، ریحان خان (دبئی)، جناب امتیاز احمد کریمی نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض جویریہ قاضی نے انجام دیے۔ صدارتی خطبے میں ناشر نقوی نے قومی اردو کونسل سے درخواست کی کہ وہ قومی بہادری ایوارڈ یافتہ بچوں کے حوالے سے کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کریں۔ امتیاز احمد کریمی اور جناب مشتاق احمد نوری نے اپنے صدارتی خطبے میں اردو اور نئی نسل کے حوالے سے اظہارِ خیال کیا۔ ریحان خان (دبئی) نے بھی اردو کی موجودہ صورتِ حال پر روشنی ڈالی۔

ظہرانے کے بعد تیسرا اجلاس پروفیسر فاروق بخشی، پروفیسر بیگ احساس، پروفیسر سید سجاد حسین، پروفیسر شبنم حمید اور مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر قمر تبریز نے کی۔ اس اجلاس میں محترمہ وفا یزداں منش (ایران)، جناب مہتاب قدر (جدہ)، جناب محمد امان اللہ ایم بی (چنئی)، معصوم عزیز کاظمی (گیا)، محترمہ جمیلہ (ماریشس) اور ڈاکٹر رسیپ درگن (ترکی) نے مقالے پڑھے۔ ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی نے بے حد پر مغز گفتگو کی اور اردو کی بنیادی تعلیم کو درپیش مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ بنیادی تعلیم مادری زبان میں حاصل کرنے

والا اپنے ملک اور تہذیب سے جڑا ہوتا ہے۔ اردو تا قیامت زندہ رہنے والی زبان ہے۔ مجلس صدارت کے دیگر اراکین نے بھی اظہارِ خیال کیا۔ اس سیشن کے بعد اردو کی ہم عصر ادبی و لسانی صورتِ حال پر ایک مباحثے کا انعقاد کیا گیا جس کی نظامت محترمہ وسیم راشد نے کی۔ بحث کا آغاز معروف فکشن نگار پروفیسر حسین الحق نے کیا۔ اس مباحثے میں پروفیسر شریف حسین قاسمی، پروفیسر قدوس جاوید، پروفیسر غضنفر علی اور امریکہ سے تشریف لائے جناب افروز تاج نے حصہ لیا۔ مباحثے کے بعد ایک شاندار مشاعرے کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک اور بیرونِ ملک کے شعرائے کرام نے معیاری کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

(رابطہ عامہ سیل)